السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرے پاس دارالحدیث مدینہ منورہ کے بعض طلبہ ایک نسخہ لے کر آئے جسے ''سورۃ منجیات'' کے نام سے موسوم کیا گیا تھا اور اس میں سورہ کہف سجدہ یٰس فصلت دخانہ واقعہ حشر اور ملک لکھی ہوئی تھیں۔ اوران طلبہ نے بیان کیا کہ اس نسخہ کی بہت سی کاپیاں حرم مکہ ومدینہ اور دیگر مقامات پر تقسیم کی گئی ہین سوال یہ ہے کہ ایسی کوئی دلیل ہے جس سے ان سورتوں کا یہ نام اور یہ تخصیص ثابت ہو؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

فضلیت میں قرآن مجید سارے کا سارا ایک سورت کی طرح اور آیات سینوں کےلیے شفا ہیں مومنوں کےلیے ہدایت اور رحمت ہیں۔ جو قرآن مجید سے وابستہ ہوجائے اوراس کی ہدایت کو اختیار کرلے تو یہ اس کےلیے کفر ضلالت اور عذاب الیم سے نجات ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے قول عمل اور تقریر سے دم کے جواز کو واضح فرمایا ہے لیکن یہ ثابت نہیں کہ آپ نے آٹھ سورتوں کی تخصیص کی ہو یا انہیں منجیات کے نام سے موسوم فرمایا ہو بلکہ ثابت یہ ہے کہ آپ تینوں معوذات یعنی سورہ اخلاص الفلق اور الناس کے ساتھ اپنے چہرے اور جہاں پر دم کیا کرتے تھے۔ آپ انہیں تین بار پڑھتے ہر بار پڑھنے کے بعد دونوں ہتھیلیوں پر پھونک مارتے اور انہیں اپنے چہرے اور جہاں تک ہوسکتا اپنے سارے جسم پر پھیرتے تھے۔

(صحیح بخاری فضائل القرآن باب فضل المعوذات حدیث :5017)

سیدنا ابو سعید نے سورہ فاتحہ کے ساتھ ایک کافر قبیلے کے سردار کو دم کیا تھا جسے بچھونے ڈسا تھا تو وہ اللہ کے حکم سے صحت یاب ہو گیا تھا۔ نبی اکرم ﷺ کو اس کا علم ہو تو آپ نے اس کی تائید فرمائی۔

(صحیح بخاری الاجارۃ باب مایعطی فی الرقیة علی احیا العرب بفاتحة الکتاب حدیث :2276)

آپ ﷺ نے سوتے وقت ایۃ الکرسی پڑھنے کی تلقین فرمائی اور فرمایا ہے کہ جو شخص رات کو سوتے وقت اسے پڑھے تو اس رات شیطان اس کے قریب نہیں آئے گا۔

(صحیح بخاری فضائل القرآن باب فضل سورۃ البقرۃ حدیث :5010)

جو شخص سوال مین مذکورہ سورتوں کو منجیات کے نام سے مخصوص کرلے وہ جاہل اور بدعتی ہے اور جو شخص دیگر سورتوں کو چھوڑ کر انہیں ترتیب سے جمع کرلے خواہ اس کا مقصد نجات کی امید ہو یا حفظ کرنا یا ان سے تبرک حاصل کرنا تو وہ اس مصحف عثمانی کی ترتیب کی مخالفت کی وجہ سے برا اور نافرمانی کا کام کرتا ہے 'جس پر تمام صحابہ کرام کا اجماع تھا۔ اور پھر اس طرح وہ قرآن کریم کے اکثر حصہ کو ترک کردیتا اور بعض حصے کی وہ تخصیص بیان کرتا ہے جو رسول اللہ ﷺ سے کسی بھی صحابی سے ثابت نہیں ہے لہذا واجب ہے کہ اس عمل سے منع کیا جائے اوران مطبوعہ نسخوں کو ختم کردیا جائے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص44

محدث فتویٰ